REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۹/۱۴ | یکم اخاء ۱۳۳۹ ہش | یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳۰ ستمبر سوا نو بجے صبح (بذریعہ فون)

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کے داخلے کے مسئلہ پر بحث کی تجویز مسترد کر دی گئی

جنرل اسمبلی بھی عنقریب اس فیصلے کی توثیق کر دے گی۔

اقوام متحدہ ۳۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کے داخلے کے سوال پر جنرل اسمبلی میں بحث کرنے کی جو تجویز پیش کی گئی تھی۔ اسے رہبر کمیٹی نے مسترد کر دیا ہے۔ اور سفارش کی ہے کہ یہ تجویز جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل نہ کی جائے۔ رہبر کمیٹی نے اس سلسلہ میں امریکہ کی جو تجویز منظور کی ہے۔ اس میں ہر ایسی تجویز کو مسترد کر دینے پر زور دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کو نمائندگی دینا یا قوم پرست چین کی نمائندگی ختم کرنا ہو۔ بارہ ملکوں نے امریکی تجویز کے حق میں اور سات نے خلاف ووٹ دیئے۔ ایک ممبر غیر حاضر رہا۔ جن بارہ ملکوں نے امریکی تجویز کی حمایت کی ان میں پاکستان، قوم پرست چین، پانامہ، برطانیہ، امریکہ، وینزویلا، کینیڈا، کوسٹاریکا، فرانس، ہیٹی، اور اٹلی شامل ہیں۔ قرارداد کے خلاف ووٹ دینے والے ممالک میں رومانیہ، سوڈان، روس، یوگوسلاویہ، بلغاریہ، لنکا اور عراق شامل ہیں۔ لیبیا کا نمائندہ رائے شماری کے دوران میں غیر حاضر رہا۔ کمیٹی کے اجلاس کے صدر مسٹر فریڈرک بولینڈ نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

امریکی وفد نے یقین ظاہر کیا ہے کہ جنرل اسمبلی کی رہبر کمیٹی نے اقوام متحدہ میں چین کے داخلے کا مسئلہ ایک سال کے لئے ملتوی کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے، عنقریب جنرل اسمبلی بھی اس کی توثیق کر دے گی۔ اور ایجنڈے میں شامل کرنے کا مسئلہ جب جنرل اسمبلی کے سامنے پیش ہوگا۔ تو امریکہ کو ایک بار پھر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل ہوگی۔

گھانا اور گنی کے دستے پانچ اکتوبر تک کانگو سے نکل جائیں

کانگو کے صدر کا اقوام متحدہ سے مطالبہ

لیوپولڈول ۳۰ ستمبر۔ صدر کاساووبو نے فوج کے کمانڈر انچیف کرنل موبوتو کے اس مطالبہ کی تائید کی ہے۔ کہ گھانا اور گنی کے جو فوجی دستے اقوام متحدہ کی فوج میں شامل ہیں۔ انہیں کانگو سے واپس بلا لیا جائے۔ صدر کاساووبو نے اس کے لئے ۵ اکتوبر کی تاریخ بھی مقرر کر دی ہے۔

صدر کاساووبو اپنی قیام گاہ میں کمشنروں کی کونسل کا باضابطہ افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا جب تک مجوزہ گول میز کانفرنس نئی وزارت کی تشکیل کے سلسلہ میں کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کر لیتی۔ اس وقت تک کمشنروں کی کونسل کو مرکزی وزارت کی حیثیت حاصل رہے گی۔ آپ نے کہا گول میز کانفرنس میں مسٹر چامبے اور مسٹر لومبا کو بھی شامل کیا جائے گا۔ مسٹر لومبا کو ایک سیاسی لیڈر اور پارلیمنٹ کے رکن کی حیثیت سے دعوت شرکت دی جائے گی۔ آپ نے کہا مسٹر چامبے وزیر اعظم کاٹنگا اصولاً کانفرنس میں شریک ہونے پر متفق ہیں۔

آزاد کشمیر میں افسروں کی سکریننگ

مظفر آباد ۳۰ ستمبر۔ حکومت آزاد کشمیر نے اپنے تمام گزیٹڈ افسروں کی سکریننگ مکمل کر لی ہے۔ حکومت نے ۲۳ گزیٹڈ افسروں کے خلاف رشوت۔ بدعنوانیوں اور نا اہلی کے الزامات کی بنا پر کارروائی کی ہے۔ دو افسروں کو جن میں سابق ڈائرکٹر تعلیمات بھی شامل ہیں جبراً ریٹائر کیا گیا ہے۔ اور پانچ افسروں کو ملامت کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ۹ افسروں کے عہدے بھی کم کر دیئے گئے ہیں۔ دو افسروں کی تنخواہیں تین درجے کم کر دی گئی ہیں۔ اور ایک کی ترقی روک دی گئی ہے۔

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی علالت

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی طبیعت کھانسی اور سینہ میں درد کی وجہ سے پھر زیادہ ناساز ہے۔ ٹمپریچر بھی رہا۔ متلی اور غذا کی نالی میں چھالے ہیں۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مسٹر گرمانی کو ایبڈو کے تحت نوٹس

لاہور ۳۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے سابق گورنر میاں مشتاق احمد گرمانی پر انتخابی اداروں سے نا اہلی کے حکم (ایبڈو) کے تحت ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ آپ وجہ بتائیں کہ آپ کو چھ سال کے لئے ملکی سیاست میں حصہ لینے کے نا اہل کیوں نہ قرار دیا جائے۔

لاہور میں گورنروں کی کانفرنس

راولپنڈی ۳۰ ستمبر۔ گورنروں کی اگلی کانفرنس اکتوبر کے تیسرے ہفتے لاہور میں منعقد ہوگی۔ جس میں صدر محمد ایوب خاں صدارت کے فرائض انجام ۲۲ دیں گے۔ اطلاع ملی ہے کہ اس کانفرنس میں زیادہ تر بنیادی جمہوریتوں کے امور پر غور کیا جائیگا۔

سرگودھا اور لاہور کے درمیان چلنے والی ریل کار کا ٹائم ٹیبل

نام اسٹیشن	آمد	روانگی
سرگودھا	۔	۵-۰۰
ہنڈیوالی	۵/۲۷	۵/۳۸
ربوہ	۶/۱۴	۶/۲۴
چنیوٹ	۶/۳۶	۶/۳۸
چک جھمرہ	۷/۱۷	۷/۳۷
سانگلہ ہل	۸/۱	۸/۵
شیخوپورہ	۹/۱۵	۹/۲۰
لاہور	۱۰/۱۵	

نام اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور		۱۵/۵۵
شیخوپورہ	۱۶/۴۹	۱۶/۵۴
سانگلہ ہل	۱۸/۲	۱۸/۵
چک جھمرہ	۱۸/۲۹	۱۸/۴۹
چنیوٹ	۱۹/۲۸	۱۹/۳۱
ربوہ	۱۹/۴۳	۱۹/۴۵
ہنڈیوالی	۲۰/۳۵	۲۰/۳۸
سرگودھا	۲۱/۵	

(ایم۔ اے سعید انچارج ریلوے سٹیشن ربوہ)

آئیڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء

اتفاق و اتحاد

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مدیران اخبارات سے امور داخلہ اور امور خارجہ پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے ۲۷ ستمبر کو راولپنڈی میں حکومت کی پالیسی اور اس کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"حکومت کی پالیسی کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستانی عوام کو متفق و متحد کر کے ایک عظیم قوم کی شکل دی جائے اور ان میں حس و حرکت پیدا کی جائے کہ وہ مملکت کو ترقی دینے کے قابل بن سکیں"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر اچھی حکومت کے سب سے اوّل یہی اغراض و مقاصد ہونے چاہئیں کہ ملک کے مختلف عناصر میں ایسا اتفاق و اتحاد پیدا کیا جائے اور ان میں ایسی حس اور حرکت کو ابھارا جائے کہ ہر ملکی اور قومی کام کے وقت تمام عناصر ایک بنیان مرصوص بن کر اس کام کی سرانجام دہی کے لئے اپنا پورا زور اور اپنی پوری قابلیتیں صرف کر دے۔

آج کے زمانہ میں جبکہ تمام دنیا ایک بڑے کنبہ کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ اس کنبہ میں ہر ملک ایک فرد کی حیثیت رکھتا ہے اور جس طرح ایک فرد اپنی ملکیت کی حفاظت اور اس کی ترقی میں کوشاں ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر ملک اور قوم کو بھی اپنی جگہ اپنی ملکیت اور اپنے متعلقات کی نگہبانی اور اس کی بہبودی کے لئے کوشاں ہونا چاہیئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک ملک کے رہنے والوں میں باہم اتحاد و اتفاق کے رشتے نہایت مضبوط ہوں اور سب ایک جان اور ایک جسم کی صورت اختیار کر کے ملکی مفاد کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائیں۔ اور ان تمام باتوں کو جو حکومت شروع کرے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جس طرح ایک فرد یا کنبہ مثلاً اپنے مکان اور دوسری ملکیت کا خیال رکھتا ہے اگر وہ مکان ہے تو اس کے صحن۔ دیواروں دروازوں۔ الماریوں اور کمروں اور ان کے فرنیچر کا خیال رکھتا ہے اور مکان کی شکست و ریخت کو نگاہ رکھتا ہے۔ اور کہیں ذرا سی بھی خراش آ جائے تو جھٹ اس کی درستی کا انتظام کرتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ایک ملک کے عوام اس وقت زندہ کہلا سکتے ہیں جب ان کو ملک کے نفع و نقصان کا احساس ہو اور وہ ہر وقت اس کی ہر طرح سے حفاظت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جس طرح ایک فرد اپنی ملکیت کے مکان اور اپنی ملکیت کے باغ بوٹے کو سنبھالتا ہے اور ان کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا ہے اور ان کو زیادہ سے زیادہ آرام دہ اور خوبصورت بنانے میں لگا رہتا ہے۔ اسی طرح ایک ملک کے عوام کو اپنے وطن کی ہر چیز کا خیال رکھنا پڑتا ہے اگر ایک مکان کے شرکا یا ایک کھیت کے مختلف مالک مل کر اور اتفاق اور اتحاد سے مکان کا خیال نہ کریں۔ اور کھیت میں مل کر کاشت نہ کریں تو ظاہر ہے ایسا مکان جلد ہی گر جائے گا۔ اور ایسا کھیت جلد ہی بیکار ہو جائے گا۔ دوسرے ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی مختلف عناصر ہیں۔ یہ عناصر جب تک ایک ہی وطنی مقصد سامنے نہ رکھیں اور جب تک ان عناصر کے دل میں اپنے وطن اور اپنی قوم کی بہبودی کا ایک ہی جذبہ موجزن نہ ہو گا۔ اس وقت تک ہمارے تمام کام ادھورے رہیں گے اور ہم جس کام کا بھی آغاز کریں گے وہ کبھی باحسن طریق تکمیل کو نہیں پہنچ سکے گا۔ ہماری سیاست ہمارا مذہب۔ ہمارے پبلک کام۔ ہمارے منصوبے ہمارے ترقیاتی اقدامات۔ ہمارے بین الاقوامی تعلقات۔ اسی وقت صحیح طور پر سرانجام پا سکتے ہیں اور اسی وقت تک پھول پھل سکتے ہیں۔ جب ہمارے دلوں میں حب وطن کا ایسا جذبہ موجود ہو۔ کہ جو ان تمام کاموں اور دوسرے ملکی اور قومی کاموں میں ہر مذہب و ملت کے انسان ہر سیاسی خیال کے حامی، ہر حصہ ملک کے رہنے والے اور قوم و نسل کے فرد کو ہم یکجان و یک قالب بنا دے جب کوئی فرد قوم یہ خیال نہ کرے کہ فلاں کا مذہبی عقیدہ یا فلاں کی نسلی اور لونی نوعیت میرے مذہبی عقیدہ۔ میری نسلی اور لونی نوعیت سے الگ ہے۔ جب وطنی لحاظ سے سب اپنے آپ کو پاکستانی خیال کریں۔ اور اپنے مذہب اپنی نسل اپنی برادری کو قائم رکھتے ہوئے وطن کے عمومی مفاد کے سامنے ان تمام خراشوں اور باہمی کشمکشوں کو خیرباد کہہ دیں جو ان کے راستہ میں حائل ہو رہی ہوں۔ مختلف رنگ و نسل مختلف مذہبی عقائد مختلف سیاسی خیال یقیناً وطن کے لئے باعث تقویت بنائے جا سکتے ہیں۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم میں اسلامی رواداری کا جذبہ پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے عوام کی غالب اکثریت اسلام کو اپنا دین سمجھتی ہے۔ بے شک ان میں اختلافی باتیں بھی موجود ہیں لیکن ایسا ہونا عین انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ دنیا میں کوئی دو شخص خواہ وہ ایک ہی مذہب اور ایک ہی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں ایسے نہیں مل سکتے جو ہر بات میں توام حیثیت رکھتے ہوں۔ تاہم اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر بنیادی عقائد یکساں ہیں۔ لیکن اگر یکساں نہ بھی ہوں تو پھر بھی اسلام کا رواداری کا اصول اتنا وسیع ہے کہ جو وطنی اور ملکی لحاظ سے ہر عقیدہ اور ہر طبقے کو سمیٹ سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی مذہبی یا غیر مذہبی عقیدہ ایسا نہیں ہے خواہ وہ اسلام کے کتنا بھی متضاد پڑتا ہو۔ جس کو اسلام ہر قسم کے انسانی اور وطنی حقوق نہ دیتا ہو۔

اس لئے ایسے اتفاق کے لئے جو صدر مملکت کے پیش نظر ہے ہم کو ہر ایک قسم کی تنگ نظری کو خیرباد کہنا ہو گا۔ ہر پاکستانی کے ساتھ خواہ وہ کسی خیال کا ہو پاکستانی سمجھ کر سلوک کرنا ہو گا۔ اسی وقت ہم موجودہ حکومت کے اغراض و مقاصد کی تکمیل میں ممد و معاون بن سکتے ہیں۔ کیونکہ کوئی حکومت اپنے اغراض و مقاصد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ملک کے عوام ان اغراض و مقاصد کو نہ اپنائیں اور ان کی تکمیل میں اپنا تمام زور خرچ نہ کر دیں۔ اسلئے ہر پاکستانی کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ یہ ہمارا ملک ہے۔ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ملکیت سونپی ہے اس کے ہر کام کو سنوارنا ہماری ذمہ داری ہے اس کی دیکھ بھال اس کی شکست و ریخت اس کی خوبصورتی اس کا مفاد سب ہمارے ذمہ ہے ہر فرد کے دل میں یہی جذبہ موجزن ہو تو یقیناً ہم اتفاق و اتحاد کی وہ منزل حاصل کر سکتے ہیں جس کے ہم تمنائی ہیں۔

درویشی و سلطانی

کیا تختۂ سلمانی کیا تختِ سلیمانی
اسلام میں یکساں ہیں درویشی و سلطانی

گمراہی سمجھتے تھے ہم قلّتِ دانش کو
اس عہد کی گمراہی دانش کی فراوانی

کی ایسی فضا برپا صنّاعیِ مغرب نے
جینے میں ہے دشواری مرنے میں ہے آسانی

میخواروں کی عادت ہے توشیخ نہیں واقف
جس سے نہ اُٹھے شعلہ پیتے نہیں وہ پانی

تہذیب کے مرشد کی کیا طرفہ کرامت ہے
تن آگ ہے سرتاپا اور جان ہے برفانی

ہیں مرثیہ آپ اپنا اے شیخ تری باتیں
روتی ہے مسلمان پر بیچاری مسلمانی

خوں نسل و وطن کیا کیا تنویر بہائینگے
ثابت ہے کہ کرتا ہے ابلیس بھی قربانی

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کو اعلیٰ درجہ کا خُلق قرار دیا ہے

موجودہ زمانہ میں مہمان نوازی کی روح مٹتی جا رہی ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسے دوبارہ زندہ کرے

فرمودہ ۵ رجون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:- کل میں نے نصیحت کی تھی کہ ہمارے مہمان خانہ کے کارکنوں کو

مہمانوں کا ادب و احترام

کرنا چاہیئے۔ اور اگر کسی کے متعلق کوئی شبہ بھی ہو۔ تو ان کا یہ کام نہیں کہ اس سے بدسلوکی کریں۔ بلکہ یہ معاملہ اپنے افسران بالا تک پہنچانا چاہیئے پھر جو فیصلہ وہ کریں۔ اس پر عمل کیا جائے۔ وہ اگر ضروری سمجھیں تو اسے رخصت کر دیا جائے۔ لیکن جب تک کوئی شخص مہمان خانہ میں رہے۔ مہمان خانہ کے کارکنوں کا فرض ہے۔ کہ اس کا ادب و احترام کریں۔ میں نے یہ بات تفصیل کے ساتھ بیان کی تھی مگر میری کل کی تقریر لطیفہ بن گئی۔ مثل مشہور ہے کہ ساری رات زلیخا کا قصہ پڑھا گیا۔ مگر صبح ایک سننے والے نے پوچھا کہ زلیخا مرد تھا یا عورت۔ میں نے اتنی لمبی تقریر کی۔ اور سمجھا کہ یہ بات اس قدر واضح ہو گئی ہے۔ کہ ہر شخص اسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ لیکن جس دوست کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ ان کی ہتک کی گئی ہے۔ انہوں نے اس تقریر کے عجیب ہی معنے اخذ کئے۔ انہوں نے مجھے ایک رقعہ لکھا۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ آپ نے مجھے چور اور ڈاکو وغیرہ کہا ہے۔ گویا جتنے الفاظ میں نے بطور مثال بیان کئے تھے۔ کہ مہمان خواہ کوئی ہو جب تک ہمارا مہمان ہے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کا ادب واحترام کریں۔ انہوں نے وہ الفاظ اپنے اوپر چسپاں کر کے لکھا ہے کہ یہ الفاظ آپ نے میرے متعلق کہے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے

کہ یہ ہمارے ملک کے اس نقص کا نتیجہ ہے۔ کہ لوگ غور کرنے کے عادی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ عورتوں میں درس شروع کیا۔ آپ عصر کے وقت عورتوں میں درس شروع کیا۔ آپ عصر کے وقت عورتوں میں تقریر کرتے اور وفات مسیح اور مسئلہ نبوت اور ضرورت الہام اور صداقت انبیاء وغیرہ مضامین کے متعلق لیکچر دیتے۔ نابھہ سے ایک خاتون آئی ہوئی تھیں۔ وہ سب سے آگے بیٹھتیں اور خوب سر ہلاتیں۔ گویا کہ وہ مضمون کو خوب سمجھ رہی ہیں۔ پندرہ بیس دنوں کے بعد آپ کو خیال آیا کہ

عورتوں کا امتحان بھی لینا چاہیئے

کہ وہ میرے لیکچروں کو سمجھتی بھی ہیں یا نہیں۔ آپ نے اسی نابھہ سے آنے والی خاتون سے پوچھا کہ آپ بتائیں میں نے جو لیکچر دیئے ہیں۔ ان میں کیا بیان کرتا رہا ہوں۔ اس عورت نے نہایت سادگی سے جواب دیا۔ "آخر کوئی اللہ رسول دیاں گلاں ای کردے ہوو گے"۔ یعنی آپ کوئی اللہ اور رسول کی باتیں ہی بیان کرتے ہونگے اور کیا کہنا ہے۔ آپ کو اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ آپ نے آئندہ عورتوں میں تقریر کرنا ہی بند کر دیا۔ اسی نقص کا یہ نتیجہ ہے کہ مثالیں تو میں نے اس لئے دی تھیں کہ کارکن یہ نہ کہیں۔ کہ ہمیں یہ شبہ پیدا ہوا تھا یا ہمیں یہ خطرہ نظر آیا تھا۔ اس لئے ہم نے ایسا سلوک کیا۔ بلکہ اگر وہ ایسا کہیں تو پھر بھی میں یہی کہوں گا کہ انہوں نے ناواجب اور غیر شریفانہ سلوک کیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ سب باتیں اپنی طرف منسوب کر لیں۔ گویا میں نے ان کو چور ڈاکو وغیرہ قرار دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وہ اس مجلس میں بیٹھے ہی نہیں تھے۔ اور اگر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے میری بات کو غور سے نہیں سنا۔ اسی سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی دعوے سے قبل یہ عادت تھی کہ آپ غار حرا میں عبادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ اور کئی کئی دن کا کھانا بھی ساتھ لے جاتے۔ آخر ایک دن آپ پر فرشتہ ظاہر ہوا اور اس نے کہا اقرأ یعنی پڑھ۔ آپ نے کہا ما انا بقارئٍ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر وہ فرشتہ آپ سے بغل گیر ہوا اور اس نے آپ کو زور سے بھینچا۔ اور پھر چھوڑ کر کہا اقرأ۔ آپ نے پھر فرمایا ما انا بقارئٍ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر اس فرشتے نے آپ کو زور سے بھینچا۔ یہاں تک کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ سمجھا کہ میری جان نکلنے لگی ہے۔ پھر اس نے چھوڑا اور کہا اقرأ باسم ربك الذی خلق۔ خلق الانسان من علق۔ یہ پہلی وحی ہے۔ جو آپ پر غار حرا میں نازل ہوئی۔ گو آپ کو وحی کا تجربہ نہیں تھا۔ لیکن آپ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ کے متعلق تو سنا ہوا تھا کہ ان پر وحی نازل ہوئی تھی۔ اور یہ بھی جانتے تھے کہ لوگ اس وحی کو آسانی سے نہیں مانا کرتے ہیں ان ذمہ واریوں کا احساس کرتے ہوئے جو آپ پر پڑنے والی تھیں۔ آپ کی

طبیعت میں گھبراہٹ

پیدا ہوئی۔ اور اسی گھبراہٹ کی حالت میں آپ گھر تشریف لائے۔ اور اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ سے کہا۔ زملونی مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انہوں نے آپ پر کپڑا ڈال دیا۔ اور پھر آپ سے پوچھا کہ بات کیا ہے۔ آپ نے یہ تمام واقعہ حضرت خدیجہؓ کو سنایا اور فرمایا لقد خشیت علی نفسی میں اپنے نفس کے متعلق ڈرتا ہوں کہ میرا نفس اتنی بڑی ذمہ داری کس طرح برداشت کرے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنکر حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کلا واللہ لا یخزیك اللہ ابداً خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا انك لتصل الرحم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں وتصدق الحدیث آپ سچ بولتے ہیں۔ وتحمل الکل آپ غریبوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور ان کو گری ہوئی حالت سے بلند کرتے ہیں وتقری الضیف۔ آپ مہمان نوازی کرتے ہیں وتکسب المعدوم اور وہ اخلاق جو دنیا سے معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ انکو دوبارہ دنیا میں قائم کرتے ہیں وتعین علی نوائب الحق اور آپ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور ان کے کام آتے ہیں۔ جب آپ میں یہ خوبیاں ہیں تو

اللہ تعالیٰ آپ کو کس طرح اکیلا چھوڑ سکتا ہے

ان الفاظ میں حضرت خدیجہؓ کو آپ کے جتنے اخلاق حسنہ نمایاں نظر آتے تھے۔ وہ سارے کے سارے آپ نے گن دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تقری الضیف آپ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ یوں تو آپ کے تمام اخلاق ہی اعلیٰ اور اکمل تھے۔ مگر یہ خُلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی اخلاق میں سے ہے جن کی بناء پر حضرت خدیجہؓ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپکو قطعی ضائع نہیں کرے گا۔ پس آپ کی امت کا بھی فرض ہے کہ ان اخلاق حسنہ کو زندہ رکھے۔ یہ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ

مہمان نوازی کی روح مٹتی جارہی ہے

اور اب مہمان نوازی کی بجائے ہوٹل اور ریسٹورنٹ کھل گئے ہیں۔ لوگ ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس میں ٹھہرتے ہیں۔ زندگی کے تعیش اور غذا کے زیادہ پُرتکلف ہو جانے کی وجہ سے مہمان نوازی کی روح مٹتی جاتی ہے۔ اور بعض علاقے تو خاص طور پر مہمان نوازی کے لحاظ سے بدنام ہیں۔ مثلاً لاہور کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے۔ تو ان کا واقف کار اگر اسے گھر لے جائے تو اسے بٹھا رکھے گا۔ یہاں تک کہ گاڑی کا وقت ہو جائے گا۔ جب گاڑی کا وقت ہو جائے گا۔ تو کہے گا۔ کہ ریل کا وقت بھی ہو گیا ہے۔ اور کھانا بھی تیار ہے۔ یہ سنکر مہمان بے چارا خود ہی کہہ دیتا ہے کہ آپ کھانا رہنے دیجئے۔ وہ سامان اٹھاتا ہے۔ اور سٹیشن کو چل پڑتا ہے۔ اسی طرح دوسرے شہروں کے لوگ بھی عموماً مہمان نوازی میں بدنام ہوتے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ شہروں میں سارے لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں۔ شہروں میں اچھے بھی ہوتے ہیں۔ اور بُرے بھی۔ لیکن یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ شہروں کے لوگ مہمان نوازی سے کتراتے ہیں۔ اور پھر مہمان تو کبھی کبھی آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرما دیا ہے کہ

تم اپنے ہمسائے کو بھی نہ بھولو

اور جہاں تک تمہارے گھر کے کھانے کی خوشبو جاتی ہے وہاں تک بسنے والوں کو ہمسایہ سمجھو۔ خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں۔ اور ان سے نیک سلوک کرو۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے مہمان نوازی کو اعلیٰ درجہ کا خلق قرار دیا ہے اور حضرت خدیجہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اعلیٰ صفات میں سے مہمان نوازی کو بھی شمار کیا ہے۔ ہر مومن کو اس کا خیال رکھنا چاہئیے ورنہ ہم ان برکات میں حصہ دار نہیں ہو سکتے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئیں۔ ہم ان برکات میں تبھی حصہ دار بن سکتے ہیں جب ہم آپؐ کے اخلاق اور عادات میں بھی حصہ دار بنیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زندگی کا واقعہ ہے

کہ ایک یہودی کسی کام کے لئے آپؐ کے پاس آیا آپؐ نے اسے اپنے پاس ہی ٹھہرایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شرارتی طبیعت کا آدمی تھا اُسے رات کو پاخانہ آیا تو اس نے بستر پر ہی پاخانہ کر دیا اور صبح سویرے ہی چلا گیا۔ جب خادمہ بستر اٹھانے کے لئے گئی۔ تو اس نے بستر پر پاخانہ پایا۔ وہ گالیاں دیتی اور بُرا بھلا کہتی واپس آگئی۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے بتایا کہ یہودی بستر پر پاخانہ کر کے چلا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ لاؤ میں دھوتا ہوں تم اسے گالیاں نہ دو معلوم نہیں اسے کیسی تکلیف تھی۔ چنانچہ آپؐ اپنے ہاتھوں سے پاخانہ دھو رہے تھے اور خادمہ پانی ڈال رہی تھی کہ وہ یہودی اپنی کسی چیز کے لئے جو کہ وہاں رہ گئی تھی واپس آیا۔ اب بجائے اس کے کہ آپؐ غصہ کا اظہار فرماتے آپؐ نے اسے فرمایا۔ آپ کو تکلیف ہوگئی رات کو ہم آپ کے لئے پورا انتظام نہیں کر سکے اس شخص پر

اس بات کا ایسا اثر ہوا

کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ آپؐ کے زمانہ میں چونکہ کوئی مہمان خانہ نہیں تھا اس لئے جب کوئی مہمان آتا تو آپؐ کسی صحابیؓ سے فرماتے کہ اسے ساتھ لے جاؤ۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا آپؐ نے ایک صحابیؓ سے پوچھا کہ کیا تم اسے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں لے جاؤں گا۔ چنانچہ وہ صحابی اس مہمان کو ساتھ لے گئے۔ ان کی مالی حالت اچھی نہیں تھی۔ جا کر مہمان کو بٹھایا اور بیوی سے کہنے لگے آج ایک مہمان آیا ہے، اور میں اسے ساتھ لایا ہوں۔ گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ بیوی نے کہا دو روٹیاں ہیں۔ اور ابھی بچوں نے بھی روٹی نہیں کھائی۔ انہوں نے کہا بچوں کو کسی طرح سلا دو۔ پھر بیوی سے کہنے لگے مہمان اکیلا تو نہیں کھائے گا وہ تو ہمیں بھی ساتھ شامل کرے گا (اس وقت تک ابھی پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا) بیوی نے کہا میں آپ کو ایک ترکیب بتاتی ہوں۔ پرانے زمانہ میں مٹی کے دئیے ہوتے تھے اور ان میں روئی کی بتی ڈال کر جلاتے تھے۔ دیہات میں اب بھی بعض لوگ اسی قسم کے دئیے جلاتے ہیں۔ بیوی نے کہا

تدبیر یہ ہے

کہ میں آپ سے کہوں گی کہ روشنی کافی نہیں، ذرا بتی کو اوپر کر دیا جائے اور آپ مجھے بتی کو اوپر کرنے کے لئے کہہ دیں۔ میں بتی درست کرتے ہوئے دیا بجھا دوں گی۔ پھر آپ مجھے کہیں کہ ہمسائے کے گھر سے دیا مانگ لاؤ۔ میں کہوں گی کہ اب کہاں سے لائیں اور مہمان بھی کہے گا کہ رہنے دیجئے اندھیرے میں ہی کھا لیں گے اور جب کھانا شروع ہوگا تو ہم ساتھ مچا کے مارتے جائیں گے۔ تاکہ مہمان یہ سمجھے کہ ہم کھا رہے ہیں۔ انہوں نے اسی طرح کیا۔ بیوی نے کہا روشنی کافی نہیں۔ میاں نے کہا اچھا ذرا بتی اونچی کر دو۔ بیوی نے بتی اونچی کرتے ہوئے دیا بجھا دیا۔ میاں نے بیوی سے کہا کہ ہمسائے کے گھر سے دیا لے آؤ۔ بیوی نے کہا اب تو وہ سو گئے ہوں گے۔ اس وقت ان کو کیا تکلیف دیں۔ مہمان نے کہا رہنے دیجئے اندھیرے میں ہی کھا لیں گے۔ انہوں نے اندھیرے میں ہی مہمان کے سامنے کھانا رکھا۔ اور جیسا کہ مشورہ تھا خود مچا کے مارنے شروع کئے۔ مہمان یہ سمجھا کہ یہ بھی کھا رہے ہیں۔ اور وہ خالی منہ ہلا رہے تھے۔ جب مہمان کھانا کھا چکا۔ تو اسے سلا دیا اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو

یہ سارا واقعہ بتا دیا

صبح کی نماز کے بعد جب آپؐ نے سلام پھیرا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ ہمارا وہ صحابیؓ جو رات کو مہمان اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ کہاں ہے۔ وہ صحابیؓ ڈرتے ڈرتے حاضر ہوئے کہ شاید ہم سے مہمان کی پوری طرح خدمت نہیں ہو سکی۔ یا کھانا کافی نہیں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ رات کو تم نے اپنے مہمان سے کیا کیا۔ اس صحابیؓ نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا ہم نے مہمان کو کھلا دیا۔ اور خود ہم ساتھ بیٹھے مچا کے مارتے رہے آپؐ اس صحابیؓ کی بات سن کر ہنسے اور فرمایا میں ہی نہیں ہنسا بلکہ اللہ تعالیٰ بھی یہ واقعہ دیکھ کر اپنے عرش پر ہنسا۔ پھر آپؐ نے ساری بات باقی صحابہؓ کے سامنے بیان کی کہ اس طرح انہوں نے مہمان کو کھانا کھلایا

یہ امر یاد رکھنا چاہئیے

کہ خدا تعالیٰ کے متعلق جب یہ کہا جائے کہ . . . . اللہ تعالیٰ ہنسا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس فعل کو پسند فرمایا۔ پس مہمان نوازی نہایت ہی اعلیٰ اخلاق ہیں سے ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اب یہ خلق مٹتا جا رہا ہے۔ ہماری جماعت کو اسے دوبارہ زندہ کرنا چاہئیے اور اپنے غریب ہمسایوں کی خبرگیری کرتے رہنا چاہئیے اور

ہر نیکی میں حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہئیے

اور کسی نیکی کو چھوٹا سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہئیے جب عمارت بنائی جاتی ہے تو اس میں شہتیر ورڈ ے لگائے جاتے ہیں۔ کچھ کھونٹیاں لگائی جاتی ہیں۔ کچھ طاقچے اور روشندان رکھے جاتے ہیں۔ کچھ الماریاں رکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایمان کی عمارت بھی مختلف قسم کے اخلاق سے مکمل ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو چھ مہینے سال تک یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارا ہمسایہ کون ہے اور وہ کس حالت میں ہے۔ یہ اسلامی احکام کے خلاف ہے۔ ہر آدمی کو اپنے ہمسائے کی خبرگیری کرنی چاہئیے۔ اس کے علاوہ دوسرے

کارکنوں کو بھی چاہئیے

کہ وہ مہمان خانہ میں آیا کریں اور باہر سے آنے والے مہمانوں کی خبرگیری کیا کریں۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا۔ اور اب پھر کہتا ہوں کہ ناظروں اور نائب ناظروں اور دوسرے کارکنوں کو چاہئیے کہ وہ مہمان خانہ میں جا کر مہمانوں کی خبرگیری کیا کریں۔ اگر کوئی بات قابل اصلاح دیکھیں تو اس کی اطلاع دیں ورنہ مخلص مہمانوں سے مل کر اپنے ایمان تازہ کیا کریں اور کمزور ایمان والوں سے مل کر ان کا ایمان مضبوط کریں اور تحقیق حق کرنے والوں کو تحقیق کرنے کا موقع بہم پہنچائیں۔ پھر کئی قسم کے نشانات باہر ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ ان سے سُنیں۔ اور کئی قسم کے نشانات جو قادیان میں ظاہر ہوتے ہیں وہ ان کو سنائیں۔ اس طرح دونوں کو فائدہ ہوگا پس ہر احمدی جو مرکز میں رہتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ مہمان خانہ میں جائے اور مہمانوں سے ملے ناظروں اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد کا فرض ہے کہ مہمان خانہ میں ضرور جایا کریں اور مہمانوں کی خبرگیری کیا کریں اور ان سے محبت اور دوستی کے تعلقات قائم کریں۔ یہ نہایت اہم امر ہے اس کی طرف توجہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے کل کا واقعہ بطور سامان پیدا کیا ہے۔ ؛؛

پاکستان ہاکی ٹیم کے ارکان کی احمدیہ مسجد ہالینڈ میں تشریف آوری

چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی مختصر تقریر اور ٹیم کو خراج تحسین

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

مورخہ ۱۳ ستمبر کو پاکستان کی ہاکی ٹیم جس نے اولمپک گیمز میں انڈین ٹیم کو فائنل میں شکست دے کر گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ ہالینڈ کی مرکزی کھیلوں کی کمیٹی کی دعوت پر روم سے یہاں وارد ہوئی۔ پاکستانی ٹیم کے ارکان باوجود مختصر قیام اور مصروف پروگرام کے احمدیہ مسجد ہالینڈ میں بھی تشریف لائے۔ اس موقعہ پر مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب اور مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم جناب چوہدری صاحب نے مختصر الفاظ میں پاکستان کی ٹیم کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ "آپ لوگ جس رنگ میں اپنے ملک اور قوم کے لئے مسرت اور فخر کا باعث بنے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے جو نمایاں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہم سب کے لئے خوشی کا موجب ہے۔ ہماری دعا ہے کہ جس طرح کھیل کے میدان میں آپ نے ایک نمونہ قائم کیا ہے دین اسلام کے حق میں بھی آپ دنیا کے لئے ایک نمونہ ثابت ہوں گے۔" پاکستان ہاکی ٹیم کی کامیابی پر ہالینڈ کے پریس میں جو رپورٹ شائع ہوئی۔ اس میں اس امر کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا۔ کہ کھیل کے ختم ہونے پر پاکستانی ٹیم کے بعض کھلاڑی (جن میں کپتان حمید صاحب بھی شامل تھے) خدا تعالیٰ کے حضور تشکر کے جذبات کے اظہار کے لئے سجدہ میں گر گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس جذبہ کو نہ صرف قائم رکھے بلکہ اسے اور بھی بڑھائے اور خدا کرے کہ ہماری ہاکی ٹیم کی یہ کامیابی پاکستان کے لئے آئندہ مزید کامیابیوں اور ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین ؛؛

افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ذکر الٰہی!

(قسط ۳)

(گزشتہ قسط الفضل مورخہ ۲۲ ستمبر میں ملاحظہ فرمادیں)

سب سے ضروری ذکر سب سے ضروری ذکر نماز ہے اسمیں انسان عجز اور انکسار کی مختلف حالتیں بناکر ذکر کرتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے کبھی بیٹھتا ہے کبھی رکوع کرتا ہے اور کبھی سجدہ میں گر جاتا ہے۔ پھر نماز میں قرآن کریم بھی پڑھا جاتا ہے۔ پس نماز سب ذکروں کی جامع ہے۔

نماز کے تین حصے ہیں فرض۔ سنن۔ نفل سنتیں فرائض کے ساتھ اس لئے رکھی گئیں تا فرائض کی ادائیگی میں جو کمی یا نقص رہ جائے اس کی تلافی ہو سکے۔ مثلاً ہو سکتا ہے کہ ایک رکعت میں توجہ قائم نہ رہے اور مختلف قسم کے وساوس پیدا ہوتے رہیں۔ ایسی صورت میں یہ رکعت قبول نہیں ہو سکتی لہٰذا اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ساتھ سنتیں رکھ دی تاکہ نماز مکمل ہو جائے۔

نوافل کی اہمیت فرض اور سنن نجات کا ذریعہ ہیں اور نوافل اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ نوافل میں سے نماز تہجد خاص اہمیت اور فضیلت رکھتی ہے قرآن کریم نے اسے نفس انسانی کو درست رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے (مزمل ع۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز تہجد کا اتنا خیال رہتا تھا کہ نہ صرف خود التزاماً اسے ادا فرماتے بلکہ آپؐ یہ بھی دیکھتے رہتے تھے کہ صحابہ میں سے کون یہ نماز پڑھتا ہے اور کون نہیں پڑھتا۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ تہجد ضرور پڑھو خواہ دو رکعت ہی پڑھو۔ احادیث میں ذکر ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ خصوصیت کے ساتھ دعاؤں کو بہت قبول فرماتا ہے جو شخص بھی التزام کے ساتھ نماز تہجد پڑھے گا وہ خود تجربہ کرکے دیکھ لے گا کہ یہ نماز نفس کی اصلاح اور تزکیہ کے لئے کتنی مفید ہے۔

تہجد کیلئے اٹھنے کے طریق بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز تہجد کے لئے اٹھنا تو چاہتے ہیں مگر نیند کے غلبہ کی وجہ سے نہیں اٹھ سکتے۔ سو ایسے لوگوں کے لئے نیند سے بیدار ہونے کے بعض طریق بتلائے جاتے ہیں۔ ایک معروف طریق تو الارم والی گھڑی کا ہے۔ جس کے ذریعہ انسان جس وقت چاہے جاگ سکتا ہے۔ لیکن میرا تجربہ یہ ہے کہ یہ کوئی ایسا مفید طریق نہیں۔ وجہ یہ کہ انسان اس کے بھروسہ پر رہتا ہے اور سوتے وقت تہجد کے لئے اٹھنے کی طرف جو توجہ اور دھیان ہونا چاہیئے وہ نہیں رہتا۔ اگر انسان اس توجہ اور ارادہ سے سوئے کہ میں نے تہجد کے لئے ضرور اٹھنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سونا بھی اس کی عبادت میں داخل ہو جاتا ہے۔ گویا وہ ساری رات ہی عبادت کا ثواب لیتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر محض الارم پر بھروسہ ہو اور ساتھ پختہ ارادہ اٹھنے کا نہ ہو تو بعض اوقات انسان بجتے ہوئے الارم کو بند کرکے پھر سو جاتا ہے۔ ایسے لوگ اگر اٹھ کر نماز شروع کر بھی دیں تو اکثر نماز میں بھی انہیں نیند آتی رہتی ہے۔ بہرحال ابتدائی حالت میں الارم کے ذریعے بھی بیدار ہونا مفید ہو سکتا ہے۔ سب سے میرے نزدیک تیرہ طریق ایسے ہیں جن کے ذریعے انسان تہجد کے لئے بیدار ہونے کی عادت پیدا کر سکتا ہے۔ ابتدا میں بے شک کچھ دقت محسوس ہوگی لیکن اگر ان پر عمل کیا جائے تو ضرور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ طریق قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ہی اخذ کئے ہوئے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جس وقت کوئی چیز نمودار ہو جب دوسری دفعہ وہی وقت آئے گا تو وہ چیز پھر ظاہر ہو جائیگی مثلاً بچپن میں انسان کو جو بیماری ہو بسا اوقات بڑھاپے میں وہ پھر عود کر آتی ہے۔ یہی قاعدہ رات کو بیدار ہونے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے وہ یوں کہ عشا کی نماز کے بعد کچھ عرصہ انسان ذکر کرے اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ جتنا عرصہ اس وقت وہ ذکر کرے گا۔ صبح سے اتنا ہی پہلے اس کی آنکھ ذکر کرنے کیلئے کھل جائے گی۔

(۲) عشا کی نماز پڑھنے کے بعد کسی سے کلام کئے بغیر سو جانا چاہیئے۔ تاکہ سوتے وقت تک توجہ عبادت کی طرف رہے اس صورت میں صبح جلد بیداری ہوگی اور بیداری کے وقت بھی توجہ فوراً ذکر اور عبادت کی طرف منعطف ہو جائے گی۔

(۳) سونے سے پہلے وضو کرکے چارپائی پر لیٹا جائے اس کا اثر قلب پر پڑے گا۔ اور ایک خاص قسم کی نشاط پیدا ہوگی جو صبح بیداری کے وقت بھی موجود ہوگی۔

(۴) سونے سے قبل ضرور ذکر الٰہی کیا جائے اس کا اثر یہ ہوگا کہ رات کو بھی ذکر کے لئے آنکھ کھل جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان ساری رات ہی عبادت میں سمجھا جائے گا۔

(۵) سونے کے وقت اپنے نفس میں کامل اور پختہ ارادہ کر لیا جائے۔ کہ میں نے اٹھنا ہے ضرور تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ طاقت رکھی ہے کہ وہ جب زور سے اپنے نفس کو کوئی حکم دیتا ہے۔ تو نفس اسے تسلیم کر لیتا ہے۔

(۶) چھٹا طریق صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے جن کا ایمان خوب مضبوط ہو۔ وہ یہ کہ عشا کے بعد وتر نہ پڑھے جائیں بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کا ارادہ کر لیا جائے۔ انسان بالعموم فرض کو خاص طور پر ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور نفلوں میں سستی کر جاتا ہے۔ وتر چونکہ فرضوں میں شامل ہیں اس لئے انہیں پڑھنے کے لئے انسان زیادہ فکر اور احتیاط سے تہجد کے وقت اٹھنے کی کوشش کرے گا۔

(۷) ساتواں طریق بھی صرف انہی کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہوں۔ وہ یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے شروع کر دیئے جائیں اور اتنی دیر تک نفل پڑھے جائیں کہ نماز میں ہی نیند آنے لگے۔ تب انسان سوئے۔ باوجود اس کے کہ اس طرح وہ دیر سے سوئے گا لیکن پھر بھی صبح جلد آنکھ کھل جائے گی۔ یہ روحانی ورزش کا ایک طریق ہے۔

(۸) صوفیا میں یہ طریق رائج ہے جو گو ہے تو مفید مگر میں نے اس پر عمل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی وہ یہ کہ اگر نیند زیادہ آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے تو نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

(۹) سونے سے کئی گھنٹے قبل کھانا کھایا جائے تاکہ سوتے وقت معدہ پُر نہ ہو۔ غذا جسم کو سست کر دیتی ہے۔ جسم ایک طوق ہے جو روح کو چمٹا ہوا ہے۔ جب یہ طوق بھاری ہو تو وہ روح کو بھی دبا لیتا ہے۔

(۱۰) طہارت سے ملائکہ کا خاص تعلق ہے سوتے وقت انسان کو نہ صرف باطنی بلکہ جسمانی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ آکر جگا دیتے ہیں۔ لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو وہ انہیں آتے۔

(۱۱) بستر کی پاکیزگی کا بھی روحانیت سے خاص تعلق ہے لہٰذا بستر پاک و صاف ہونا چاہیئے

(۱۲) عام لوگوں کے لئے یہ طریق بھی مفید ہو سکتا ہے کہ اگر انہیں اپنے جذبات وخیالات پر پورا پورا قابو نہ ہو تو وہ اکٹھا سونے سے اجتناب کریں۔

(۱۳) سونے سے پہلے اپنے نفس کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کوئی کینہ یا بغض تو نہیں اگر ہو تو اس کو دل سے نکال کر سونا چاہیئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح پاک ہو جائیگی اور پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائیگی یہ طریق بہت ہی اعلیٰ اور مفید ہے اس سے نہ صرف یہ کہ تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائیگی۔ بلکہ انسان بہت سی بدیوں اور کمزوریوں سے بچ کر اپنے نفس کی اصلاح کرنے پر قادر ہو سکتا ہے (باقی)

(مرتبہ خورشید احمد)

وصیّت کی اہمیّت

ازحضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ

"تیسرا مسئلہ وصیّت کا ہے یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے۔ اور اس ذریعہ سے جنّت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیّت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہیں سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جا سکے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے۔ کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ مگر وہ وصیت نہیں کرتے ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیّت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیّت سے محروم ہیں۔ اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے"

(الفضل یکم ستمبر ۳۳ء)

(مرسلہ سکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین کی فہرست نمبر ۲۳

ذیل میں ان مخلصین بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

۲۵۸ - مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ	-/۱۵۰
۲۵۹ - " " منجانب بیگم صاحبہ محترمہ بشریٰ ربانی صاحبہ	-/۱۵۰
۲۶۰ - مکرم ڈاکٹر اے حسین صاحب پربت پور مشرقی پاکستان	-/۱۵۰
۲۶۱ - " عبد العزیز صاحب ڈھاکہ "	-/۱۵۱
۲۶۲ - محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ چٹاگانگ "	-/۱۵۰
۲۶۳ - مکرم محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ "	-/۱۵۰
۲۶۴ - " خان مبارک علی خانصاحب بوگرا "	-/۳۰۰
۲۶۵ - مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کوئٹہ	-/۱۵۰
۲۶۶ - محترمہ خورشید جہاں صاحبہ اہلیہ بشیر الدین احمد صاحب بھچھولی ضلع مونگھیر	-/۱۵۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجالس انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان کا پہلا سالانہ اجتماع

نظارت علیا مجالس انصار اللہ سندھ و بلوچستان کے زیر اہتمام مجالس انصار اللہ علاقائی کے عہدیداران و نمائندگان کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸/۹ بروز اتوار لطیف آباد (حیدر آباد سندھ) میں پرسوز دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مولانا عبد المالک خانصاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے قرآن کریم کا درس دیا۔ بعدہٗ زیر صدارت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی ذکر حبیب علیہ السلام کے عنوان پر صحابہ کرام (حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ مولوی عبد الواحد خانصاحب۔ میاں محمد اشرف صاحب احمد آباد اسٹیٹ۔ مرزا صالح علی صاحب نصرت آباد اسٹیٹ۔ صوفی محمد رفیع صاحب سکھر مولوی عطاء اللہ صاحب گوٹھ جال پور) نے روح پرور حالات سنانے اور ناشتہ کے بعد مطابق پروگرام تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد عہد نامہ دہرایا۔ اور اجلاس زیر صدارت چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی شروع ہو کر ۱۲ بجے ختم ہوا۔ نماز ظہر و عصر و طعام کے بعد دوسرا اجلاس ۲ بجے شروع ہو کر ۴ بجے شام ختم ہوا۔ چائے پینے کے بعد تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ ۶ بجے شام عہد نامہ دہرانے کے بعد لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے پر رونق تھا۔

۲۷ مجالس کے (۵۰) نمائندگان کے علاوہ زائرین بھی شریک ہوئے۔ مولانا عبد المالک خانصاحب نے دوران اجلاس "انصار اللہ کی تربیتی ذمہ داریاں" و "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائیں۔

الحمد للہ ہمارا یہ پہلا اجتماع نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔

(خاکسار محمد شفیع خاں معتمد عمومی مجلس انصار اللہ علاقائی سندھ و بلوچستان)

پتہ درکار ہے

چوہدری عنایت اللہ صاحب حصاری موصی ۲۹۲۶ ولد محمد بخش صاحب قوم ارائیں ساکن حصار کے موجودہ پتہ کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ یا اگر موصی خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص بہن کی طرف سے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک پر اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کے لئے جہاں جماعت کے مردوں میں سے مخیر احباب بڑے ذوق اور شوق سے لبیک کہتے ہوئے نظر آتے ہیں وہاں ہماری بہنیں بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ ہماری ایک مخلص بہن مکرمہ محترمہ بیگم چوہدری رشید احمد صاحب کراچی نے مبلغ -/۴۵۰ روپیہ کا عطیہ بتفصیل ذیل اپنے مرحوم اعزاء کی طرف سے برائے مسجد احمدیہ فرنکفورٹ (جرمنی) ارسال فرمایا ہے۔ بجزاھا اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کو اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ نیز ان کے تمام مرحومین کے درجات بلند فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ ہماری دوسری بہنیں بھی اپنے مرحوم اعزا کی خدمت اسی طریق سے کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(۱) محترمہ بیگم چوہدری رشید احمد صاحب از طرف چوہدری نذیر احمد صاحب والد مرحوم	-/۱۵۰
(۲) " " " " " از طرف چوہدری غلام احمد صاحب خسر مرحوم	-/۱۵۰
(۳) " " " " " از طرف بیگم صاحبہ مرحومہ " " "	-/۱۵۰
میزان	-/۴۵۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد سید گل حسین شاہ صاحب آف لاڑموسیٰ کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(سید مبشر احمد بمراہ گورچانی ضلع تھرپارکر سابق سندھ)

(۲) عاجز کی اہلیہ کئی دنوں سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مریضہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (عنایت اللہ خاں خلیل)

(۳) چوہدری حشمت علی صاحب کا بیٹا منور احمد تقریباً تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (رشید احمد سلیم معلم وقف جدید بہلول پور ضلع سیالکوٹ)

(۴) میری اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا چلی آ رہی ہیں۔ اس وقت وہ نہایت کمزور اور لاغر ہو چکی ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (ولایت حسین دکاندار محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

(۵) خاکسار کا ایک لڑکا ایک مقابلہ کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حسین خاں صلعدار جنشر نون سٹڈ پھلوال۔ سرگودھا)

(۶) محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری محمد یوسف صاحب کارکن ٹی آئی ہائی سکول کو گذشتہ دنوں گر گئے کی وجہ سے چوٹیں آئی تھیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۷) میرا نوجوان بیٹا احمد خاں عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار تھا۔ اب ٹی بی کے بھی کچھ آثار ہیں۔ جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ (ایوب خاں برادر ڈاکٹر نعمان خانصاحب مرحوم۔ کراچی)

(۸) میرے اباجان ماسٹر محمد حسن صاحب گردوں کی درد سے بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین (رضیہ سلطانہ بیگم ڈنگہ ضلع گجرات)

(۹) خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ زخم ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ غلام نبی گلکار انور راولپنڈی)

(۱۰) خاکسار عرصہ ۳۸ سال سے متعدد امراض میں مبتلا ہے۔ ۲۳ روز سے پیٹ کے درد سے بیمار ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بھی بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ شافی مطلق محض اپنے فضل سے ہم دونوں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ (مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سمبلپور اڑیسہ (بھارت)

۱۰ - مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری با عزت بریت فرمائے۔ (خاکسار نذیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھیر دکے)

۱۱ - میں آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ (محمد صدیق احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھوکھر غربی۔ ضلع گجرات)

۱۲ - میری بھانجی شناذ ظہرا اکثر بیمار رہتی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خلیل احمد مبشر)

اعلان

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء سے لاہور ڈویژن میں چلنے والی ریل کاروں کے اوقات درج ذیل ہوں گے:-

لاہور۔جلو سیکشن

سٹیشن	ایل جے ۲ ڈاؤن	ایل جے ۴ ڈاؤن	ایل جے ۶ ڈاؤن	ایل ڈبلیو ۸ ڈاؤن	ایل جے ۱۰ ڈاؤن	ایل جے ۱۲ ڈاؤن	ایل جے ۱۴ ڈاؤن	ایل جے ۱۶ ڈاؤن	ایل جے ۱۸ ڈاؤن	ایل جے ۲۰ ڈاؤن	ایل جے ۲۲ ڈاؤن	ایل جے ۲۴ ڈاؤن
	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی
لاہور	۵/۴۰	۶/۴۰	۷/۳۰	۸/۵۵	۱۱/۵	۱۳/-	۱۴/۲۵	۱۵/۱۵	۱۶/۴۵	۱۷/۳۰	۱۸/۴۵	۲۰/۱۵
جلو	۶/۱۰	۷/۲۰	۸/-	۹/۲۱-۹/۲۳	۱۱/۳۱	۱۳/۲۶	۱۴/۵۵	۱۵/۴۱ ۱۵/۴۳	۱۷/۱۱	۱۷/۵۶	۱۹/۱۲	۲۰/۴۲
واہگہ				۹/۳۱				۱۵/۵۱				

جلو۔لاہور سیکشن

سٹیشن	جے ایل ۱ اپ	جے ایل ۳ اپ	جے ایل ۵ اپ	ڈبلیو ایل ۷ اپ	جے ایل ۹ اپ	جے ایل ۱۱ اپ	جے ایل ۱۳ اپ	ڈبلیو ایل ۱۵ اپ	جے ایل ۱۷ اپ	جے ایل ۱۹ اپ	جے ایل ۲۱ اپ	جے ایل ۲۳ اپ
	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی	آمد۔ روانگی
واہگہ				۹/۳۶				۱۵/۵۶				
جلو	۶/۲۵	۷/۳۰	۸/۱۰	۹/۴۴ ۹/۴۷	۱۱/۴۰	۱۳/۳۱	۱۵/۵	۱۶/۴ ۱۶/۶	۱۷/۲۰	۱۸/۵	۱۹/۲۰	۲۰/۵۰
لاہور	۷/۰	۸/۵	۸/۴۵	۱۰/۲۰	۱۲/۱۰	۱۴/-	۱۵/۴۰	۱۶/۳۵	۱۷/۵۵	۱۸/۳۵	۱۹/۵۰	۲۱/۲۰

لاہور لائل پور سیکشن:-

آر-سی ۱۱۱-اپ (آمد — روانگی)	اسٹیشن	آر-سی ۱۲ ڈاؤن (آمد — روانگی)
۱۳/۴۵	لاہور	۲۲/۱۵
۱۷/۲۶	لائل پور	۱۸/۵۴

لاہور سرگودھا سیکشن

آر سی ۱۳ اپ (آمد روانگی)	سٹیشن	آر سی ۱۴ ڈاؤن (آمد روانگی)
۱۷/۵۵	لاہور	۱۰/۱۵
۲۱/۵	سرگودھا	۵/-

لاہور۔قصور۔کھڈیاں خاص سیکشن

ایل کے ۲ ڈاؤن (آمد۔ روانگی)	ایل کے ۴ ڈاؤن (آمد روانگی)	ایل کے ۶ ڈاؤن (آمد روانگی)	سٹیشن	کے ایل ۱ اپ (آمد روانگی)	کے ایل ۳ اپ (آمد روانگی)	کے ایل ۵ اپ (آمد روانگی)
۹/۵۵	۱۴/۲۵	۱۹/-	لاہور	۱۳/۵	۲۰/۲۵	۲۳/۱۵
۱۱/۵۲	۱۶/۴۰ ۱۶/۵۰	۲۱/۱۰	قصور	۱۲/۰	۱۸/۱۴ ۱۸/۲۳	۲۱/۲۰
	۱۷/۲۵		کھڈیاں خاص		۱۷/۴۰	

لاہور۔منٹگمری سیکشن

آر سی ۸ ڈاؤن (آمد روانگی)	آر سی ۱۰ ڈاؤن (آمد روانگی)	سٹیشن	آر سی ۷ اپ (آمد روانگی)	آر سی ۹ اپ (آمد روانگی)
۹/۳۵	۳/۵۵	لاہور	۲۱/۲۵	۱۶/۱۵
۱۴/۲۰	۸/۴۰	منٹگمری	۱۶/۴۸	۱۱/۲۰

لاہور تاندلیانوالہ سیکشن:-

ایل ٹی ۱ اپ (آمد روانگی)	سٹیشن	ایل ٹی ۲ ڈاؤن (آمد روانگی)
۱۸/۴۵	لاہور	۱۱/۴۵
۲۳/۵	تاندلیانوالہ	۷/-

لاہور۔لالہ موسیٰ سیکشن

آر سی ۲ ڈاؤن • آر سی ۴ ڈاؤن • آر سی ۶ ڈاؤن • ایم ایل ۲ ڈاؤن • ایم ایل ۴ ڈاؤن • ایس ایل ۲ ڈاؤن
آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی

سٹیشن	اوقات
لاہور	۲۰/۳۰ ۱۳/۱۵ ۲۲/۴۰ ۷/۴ ۱۷/۵ ۹/۱۵
شاہدرہ باغ	- ۲۲/۱۴ ۲۲/۱۷ ۷/۲۵ ۷/۲۷ ۱۶/۴۵ ۱۶/۵۰ ۹/-
مریدکے	- ۲۱/۴۵ ۲۱/۴۸ ۷/- ۱۶/۲۰
لالہ موسیٰ	- ۱۷/۵۵ - - - - -
راولپنڈی	۱۵/۳۰ ۷/۳۳ - - - - -

آر سی ۱ اپ • آر سی ۳ اپ • آر سی ۵ اپ • ایل ایم ۱ اپ • ایل ایم ۳ اپ • ایل ایس ۱ اپ
آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی آمد روانگی

سٹیشن	اوقات
لاہور	۷/۴۵ ۱۵/۱۰ ۴/۴۰ ۵/۵۵ ۱۵/۲۵ ۷/۵۵
شاہدرہ باغ	۴/۵۴ ۴/۵۷ ۶/۸ ۶/۱۰ ۱۵/۳۹ ۱۵/۴۲ ۹/۱۰
مریدکے	- - - ۵/۲۳ ۵/۳۱ ۶/۳۵ - ۱۶/۱۰
لالہ موسیٰ	۹/۱۵
راولپنڈی	۱۲/۵۰ ۲۰/۲۵

درمیان کے سٹیشنوں کے اوقات کے لئے ریل کاروں کا ٹائم ٹیبل ملاحظہ فرمادیں، جو یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء سے نافذ العمل ہوگا۔ اور تمام بک سٹالوں سے آٹھ آنے کی ادائیگی پر دستیاب ہوسکتا ہے۔ یہ ریل کاریں کسی بھی وقت بغیر قبل اطلاع دیئے منسوخ کی جاسکتی ہیں۔ اور ان کے اوقات میں ترامیم واقع ہوسکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور

کابل سے پشاور آنے والی موٹروں کا پٹرول بند کر دیا گیا

لاریوں اور ٹرکوں کو افغان سرحد تک سامان پہنچانے پر مجبور کیا جا رہا ہے

پشاور ۳۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے سارے ڈپوؤں کو حکم دیا ہے کہ کابل اور پشاور کے درمیان سفر کرنے والی نجی لاریوں اور ٹرکوں کے لئے پٹرول فراہم کرنا بند کر دیں۔

افغان حکومت نے ان لاریوں اور ٹرکوں کو جلال آباد میں روک لیا ہے اور انہیں مجبور کیا گیا ہے کہ وہ جلال آباد (صوبہ مشرقی کا صدر مقام) سے پاکستان اور افغانستان کی مشترک سرحد پر واقع جاغا سرائے نامی مقام تک ضروری سامان پہنچائیں۔

تیراہ سے اطلاع ملی ہے کہ آفریدی قبائل سے متعلق رکھنے والے ملک دین خیل نامی قبیلہ کے سرداروں کا بہت بڑا اجتماع ہوا جس میں پاکستان کے خلاف افغان حکومت کے معاندانہ طرز عمل پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ قبائلی سرداروں نے اس جرگے میں اپنے اس فیصلے کا اعادہ کیا کہ کسی افغان ایجنٹ کو اپنے علاقے میں گھسنے نہیں دیا جائیگا۔ حکومت پاکستان قبائلی علاقوں کے عوام کی حالت سدھارنے کے لئے جو اقدامات عمل میں لا رہی ہے ان کو انہیں سراہا گیا اور کابلی ایجنٹوں سے نپٹنے کے لئے حکومت کو پورے تعاون کا یقین دلایا گیا۔

امریکہ روس اور چین کو تباہ کر سکتا ہے

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ امریکہ کے جائنٹ چیف آف سٹاف کے چیرمین جنرل ناتھن ٹوائننگ نے کہا ہے کہ امریکہ پر حملہ کیا جائے تو ہم روس اور چین کو تباہ کر سکتے ہیں اور اس کا علم کمیونسٹ رہنماؤں کو بھی ہے۔ جنرل ٹوائننگ نے نیویارک کے صنعت کاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا "وہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے ہمارے اوپر اچانک حملہ کیا تو خود ان کی بربادی یقینی ہے"۔

(۳) ہو چکی ہے۔ کٹک سے پچاس میل دور واقع ایک اور بھی ٹوٹ گیا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں اشخاص متاثر ہوئے ہیں

دریائے برہمنی کا بند ٹوٹ گیا

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ دہلی ریڈیو کے اعلان کے مطابق اڑیسہ میں طغیانی کی وجہ سے دریائے برہمنی کا بند ٹوٹ گیا جس کے باعث دو سو مربع میل کا علاقہ زیر آب آگیا ہے اس علاقے کی چالیس ہزار آبادی بے گھر (۳)

اعلان عام

ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے ۱۹۶۰-۶۱ء کے لئے ہاؤس ٹیکس کی اسسمنٹ لسٹ مرتب کر لی ہے جو دفتری اوقات میں دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۱۰-۱۰-۶۰ تک تحریری اعتراض کر سکتا ہے اس کے بعد کوئی اعتراض قابل غور نہ ہوگا۔

چیئرمین
ٹاؤن کمیٹی ربوہ